REGD. No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ لاہور

قیمت ۱۰ر

بدھوار ۵ محرم الحرام ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۸/۴ | ۱۸ اخاء ۱۳۲۹ ہش - ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۳۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی شکایت بدستور ہے۔ درد میں افاقہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرماتے رہیں۔

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو زکام کی وجہ سے سر اور کمر میں درد ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ——— نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج نسبتاً بہتر رہی۔ احباب موصوف کو دعاؤں میں یاد رکھیں

کتاب ”آسمانی فیصلہ“ مل گئی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کتاب ”آسمانی فیصلہ“ کا ایک نسخہ دستیاب ہو گیا ہے۔ اب کسی صاحب کو مزید بھجوانے کی ضرورت نہیں۔

لاہور شہر کو آئندہ سیلابوں سے بچانے کے لئے بعض اہم منصوبوں پر غور و خوض!

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ چیف انجینئر پی ڈبلیو ڈی شعبہ تعمیرات و سڑکات کی طلب کی ہوئی کانفرنس میں لاہور شہر کو آئندہ سیلاب سے بچانے کے لئے بعض اہم منصوبوں اور تجویزوں پر غور و خوض کیا گیا کانفرنس میں اس مسئلہ پر زیادہ تر توجہ مرکوز رہی کہ لاہور کے شمال مغربی حصوں میں جو بند تعمیر کئے جانے تجویز ہوئے ہیں۔ ان کی جائے تعمیر کا صحیح طور پر تعین کیا جا سکے چیف انجینئر پی ڈبلیو ڈی شعبہ تعمیرات و سڑکات کی تجویز کے مطابق یہ مشروط طور پر طے پایا کہ محمود بوٹی بند کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک دیوار تعمیر کر کے اسے مضبوط بنایا جائے۔ تاکہ چوہوں کے سوراخوں کا قلع قمع ہو سکے۔ اور اسے محمود بوٹی سے آگے بڑھا کر دریائے راوی کے پختہ کنارے تک لے جایا جائے اور یہاں سے اسے جنوب کی طرف واگہ کی سڑک سے ملانے کے لئے وسعت دی جائے۔ کانفرنس میں شامل ہونے والے ارکان کی یہ متفقہ رائے تھی۔ کہ چونکہ چھوٹا راوی سے کوئی مفید مطلب حل نہیں ہو رہا۔ لہٰذا اسے بند کو عبور کرنے والی جگہ پر بند کر دینا پڑے گا۔ محکمہ تعمیرات عامہ کی تجویز ہے کہ جب بند تعمیر ہو جائے۔ تو اس پر گاڑیوں کا راستہ تعمیر کیا جائے۔ توقع کی جاتی ہے کہ محمود بوٹی بند پر سڑک شمالی جانب سے ٹریفک کے لئے چھوٹی سڑک کا کام دے گی۔ اگر یہ تمام سکیم منظور ہو گئی۔ تو اس پر تقریباً ۲۵ لاکھ روپے کی لاگت آئے گی۔

پاکستان مشرقی بنگال ریفیوجی کونسل

ڈھاکہ ۱۷ اکتوبر۔ کراچی میں مرکزی حکومت کے اکابر سے پاکستان مشرقی بنگال ریفیوجی کونسل کے قیام کے بارے میں گفت و شنید کرنے کے بعد مشرقی بنگال کے وزیر بحالیات کل کراچی سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ یہ کونسل امور بحالیات و دیگر متعلقہ مسائل کی نگرانی کیا کرے گی۔

اشتراکیوں کی نئی دفاعی لائن ٹوٹ گئی۔ اتحادی فوجیں پیونگ یانگ سے صرف ۲۱ میل

ٹوکیو ۱۷ اکتوبر۔ کوریا کے محاذ جنگ سے تازہ ترین اطلاعات کے مطابق شمالی کوریا والوں نے جو امریکی برطانوی اور جنوبی کوریا کی فوجوں کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے نئی دفاعی لائن بنائی تھی۔ وہ تیزی کے ساتھ ٹوٹ رہی ہے۔ اور اتحادی فوجیں پیونگ یانگ سے صرف ۲۱ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ ٹوکیو سے ایک اطلاع کے مطابق اتحادی فوجیں اس تیزی کے ساتھ پیش قدمی کر رہی ہیں۔ کہ فلمی جنگ لڑنے والوں کو نقشوں کی ترتیب میں وقت پیش آنے لگی ہے۔ اشتراکیوں کی مزاحمت کمزور پڑ رہی ہے۔ آج اتحادی فوجوں نے شمالی کوریا کے تین اور شہروں پر قبضہ کر لیا۔ اور آج ہی پہلی دفعہ فلپائن کی فوجیں میدان جنگ میں اتحادی قوموں کی طرف سے اتریں۔ فلپائن پانچواں ملک ہے۔ جس نے اقوام متحدہ کی کونسل کی اپیل پر اپنی میدانی فوجیں کوریا میں بھیجی ہیں۔

دور دور سے

لندن ۱۷ اکتوبر۔ اسٹرلنگ کی خریداری کی اس قدر کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ بین الاقوامی بنک والوں کا اندازہ ہے۔ کہ اس وقت لندن میں تقریباً ۵ کروڑ پاؤنڈ آ گئے ہیں۔

قاہرہ ۱۷ اکتوبر۔ گزشتہ شب بیروت سے ایک اطلاع کے مطابق بیروت کی امریکی یونیورسٹی کے چھ طالب علم اشتراکی سرگرمیوں کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۱۷ اکتوبر۔ امریکہ کا ارادہ ہے۔ کہ لام بندی کے منصوبے کے تحت آئندہ مارچ کے آخر تک تین لاکھ فوجیوں کو طلب کر لے تاکہ بین الاقوامی کشیدگی میں اضافے کے پیش نظر ہر صورت حال کا مقابلہ کیا جا سکے۔ (اسٹار)

پیرس ۱۷ اکتوبر۔ ہنوئی سے آمدہ اطلاعات کے مطابق جنوبی چین میں فوجوں کی اہم نقل و حرکت ہو رہی ہے اور موٹروں کے کونوائے ہند چینی کی سرحد کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ فرانسیسی مبصروں کو اندیشہ ہے کہ اگر ویٹ مینہ کو چین سے کمک پہنچ رہی ہے تو فرانسیسی ٹانگ کنگ پر قابض نہیں رہ سکیں گے۔ (اسٹار)

کوئٹہ ۱۷ اکتوبر۔ بلوچستان کے ایک ہندو لیڈر نے بلوچستان میں اصلاحات نافذ کرنے اور اسے دوسرے صوبوں کی سطح پر لانے کے سلسلے میں وزیر اعظم پاکستان کو مبارکباد دی ہے۔

ٹرومین کا میکارتھر سے اتفاق

واشنگٹن ۱۷ اکتوبر۔ جمہوریہ امریکہ کے صدر مسٹر ٹرومین اور جنرل میک آرتھر اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ جنگ کوریا کے خاتمے پر جاپان میں امریکی فوجوں کی تعداد بڑھا دی جائے گی۔

مغربی جرمنی سے ۴۰ کروڑ کی تجارت!

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ کل پاکستان اور مغربی جرمنی کے درمیان جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اس کی رو سے دونوں ملکوں میں ۴۰ کروڑ کی تجارت ہو گی۔ پاکستان مغربی جرمنی کو بڑی مقدار میں پٹ سن اور کپاس، چمڑہ، کھالیں اور کھیلوں کا سامان بھیجے گا۔ اور مغربی جرمنی سے ہر قسم کی مشینری۔ بجلی کا سامان اور ریلوں و جہاز سازی کا سامان حاصل کرے گا۔

قبائلیوں نے ۲ لاکھ چندہ دیا

پشاور ۱۷ اکتوبر۔ مالاکنڈ ایجنسی اور قبائلی علاقوں نے قائد اعظم ریلیف فنڈ میں ۲ لاکھ روپیہ چندہ دیا ہے ایک قبائلی لیڈر نے اس پر ایک امید کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اس سے جو علماء اور فنی ماہر پیدا ہوں گے۔ قبائلی ✕

مشرقی بنگال کی زراعتی ترقی کے منصوبے

آدھا خرچ مرکزی حکومت دے گی

ڈھاکہ ۱۷ اکتوبر۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے جو کل کراچی سے یہاں پہنچے ہیں، آج اخباری نمایندوں کو بتایا، کہ مشرقی بنگال کی زراعتی ترقی کے چار منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پاکستان کی مرکزی حکومت نے آدھا خرچ دینا منظور کر لیا ہے۔ اب اس کے لئے مشینیں منگوانے کے آرڈر جلد دے دیئے جائیں گے۔ ان منصوبوں کے متعلق آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ عالمگیر بنک کے جو ماہر کراچی آئے ہوئے ہیں وہ مشرقی پاکستان کی ترقی کی سکیموں کے مطالعے کے لئے مشرقی بنگال میں بھی آئیں گے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ چالنا کی نئی بندرگاہ کا جلد ہی گورنر جنرل پاکستان افتتاح کریں گے۔ ابھی تاریخ کا تعین نہیں ہوا۔

✕ علاقوں کو سدھار دیں گے۔ کیونکہ اب پاکستان کی طاقت اور خوشحالی دراصل ہماری طاقت اور خوشحالی ہے۔

ہر گاؤں کو معقول طبی امداد بہم پہنچانے کیلئے تفصیلی پروگرام سیلاب سے متاثرہ گیارہ ضلعوں کو ایک سو سات طبی سیکٹروں میں تقسیم کر دیا گیا

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ صوبہ کے گیارہ متاثرہ ضلعوں میں سیلاب کے سلسلہ میں امدادی کام کے لئے حکومت نے جو ایک سو سات سیکٹر مقرر کئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ طبی امداد کا ایک ایک یونٹ متعین کر دیا گیا ہے۔ طبی امداد کی تنظیم کے پیش نظر ہر ایک سیکٹر کو جو بالعموم ۴۰ دیہات سے ۶۰ دیہات پر مشتمل ہوتا ہے دو یا تین سیکٹروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک تحتی سیکٹر کو جو سولہ سے بیس دیہات پر مشتمل ہو گا۔ مزید دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایسا ہر ایک گروپ ۸ سے ۱۰ دیہات پر مشتمل ہو گا۔ ہر ایک میڈیکل ریلیف یونٹ ایک میڈیکل افسر کے تحت ہو گا جس کی فوری امداد کے لئے رضاکارانہ طور پر کام کرنے کی غرض سے ایک ڈاکٹر۔ ایک ملیریا انسپکٹر اور ۶ سینیٹری ورکر موجود ہوں گے ہر ایک سیکٹر کا ہیڈ کوارٹر ڈپٹی کمشنر متعین کریں گے اور یونٹ کے میڈیکل افسر یونٹ کے لیڈر کے مشورہ سے گروپوں کے سب سیکٹروں کے ہیڈ کوارٹروں کا تعین کریں گے۔ ایسے ہیڈ کوارٹر مرکزی حیثیت کے دیہات میں قائم کئے جائیں گے۔ میڈیکل افسروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مرکز میں ہی نہ رہیں بلکہ وہ کلی طور پر سفر میں رہیں اور ہفتہ میں ۴ دن ہیڈ کوارٹر سے باہر دورہ پر ہوں اور پروگرام کو اس طریقہ سے مرتب کیا جائے۔ کہ طبی امداد کے یونٹ کے کچھ ارکان باری باری دنوں پر ہر ایک گاؤں کا دورہ کر سکیں۔ اس پروگرام پر عمل درآمد کے لئے یہ مناسب ہے، کہ مذکورہ یونٹ ہر ایک رکن کو اوسطاً تین دیہات کا روزانہ دورہ کرنا چاہیئے۔ ڈی ڈی ٹی چھڑکنے کا کام مختلف دیہات کے ایک ایسے مجموعی گروپ میں شروع کیا جائے گا۔ جسے ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسر منتخب کریں گے۔ ملیریا سے بچاؤ کی ادویات اور دوسری ادویات کی تقسیم کے سلسلہ میں یہ اصول برتا جائے گا۔ کہ صرف ان اشخاص کو ادویات دی جائیں گی۔ جو در حقیقت بیماری میں مبتلا ہوں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۴ میکلیوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

خُدّامُ الاحمدیّہ مذہبی جماعت ہے سیاسی نہیں

"قوموں کی اِصلاح نوجوانوں کی اِصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

- پہلا اجتماع ۲۵؍دسمبر ۱۹۳۸ء مسجد نور قادیان
- دوسرا اجتماع ۲۵؍دسمبر ۱۹۳۹ء زنانہ جلسہ گاہ بیرون قادیان
- تیسرا اجتماع ۶-۷؍فروری ۱۹۴۱ء مسجد اقصےٰ قادیان
- چوتھا اجتماع ۱۷-۱۸؍اکتوبر ۱۹۴۲ء میدان دارالشکر قادیان
- پانچواں اجتماع ۲۲-۲۳-۲۴؍اکتوبر ۱۹۴۳ء میدان دارالشکر قادیان
- چھٹا اجتماع ۱۳-۱۴-۱۵؍اکتوبر ۱۹۴۴ء میدان دارالانوار قادیان
- ساتواں اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱؍اکتوبر ۱۹۴۵ء میدان دارالشکر قادیان
- آٹھواں اجتماع ۱۸-۱۹-۲۰؍اکتوبر ۱۹۴۶ء میدان دارالشکر قادیان
- نواں اجتماع ۳۰-۳۱؍اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء میدان ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا دسواں سالانہ

اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ اخاء ۱۳۲۹ھش / اکتوبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ ضلع جھنگ

"ہم جو خادمِ احمدیت ہیں ہمارے پیچھے اسلام کا چہرہ ہے" (حضرت خلیفۃ المسیح)

خُدّامُ الاحمدیہ! آپکا یہ سالانہ اجتماع آپکے لئے نہایت ہی مبارک ہے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آپ میں بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ رونق افروز ہونگے۔ اور اس طرح خدام کو زیادہ سے زیادہ عرصہ اپنے پیارے آقا کے قریب رہ کر حضور کی بیش قیمت ہدایات سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ مل سکے گا۔

نوجوانانِ احمدیت کے اِس نہایت اہم اجتماع میں

(۱) خادمانہ زندگی بسر کرنے کی عملی تربیت دی جاتی ہے (۲) علمی اخلاقی اور ورزشی مقابلے ہوتے ہیں (۳) تحریک خدام الاحمدیہ کے متعلق مفید مشورے حاصل کرنے کے لئے ایک مجلس شورےٰ منعقد کی جاتی ہے (۴) تمام خدام ان تین دنوں میں خود ساختہ کیمپوں میں رہیں گے اور ان کا تمام پروگرام ایک نظام کے ماتحت ہوگا۔ (۵) خدام کے علاوہ اطفال کے لئے بھی علیحدہ پروگرام ہوگا۔

تمام خدام کا اوّلین فرض ہے کہ وہ اس نہائت ضروری اجتماع کو بہمہ وجوہ کامیاب کرنے کے لئے پوری طرح کوشاں ہوں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے پورے سامان کے ساتھ ایک منظم طریق پر شریک ہوں

کیونکہ

"وہ احمدیت کے خادم ہیں اور خادم وہی ہوتا ہے جو اپنے آقا کے قریب ہے"

الداعی:۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

روزنامہ — الفضل — لاہور
۱۸ / اکتوبر ۱۹۵۰ء

یقین — اور — ایمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک صاحب نے مودودی صاحب سے خدا تعالےٰ کے متعلق کچھ سوالات پوچھے ہیں ان کے جواب میں آپ نے خدا تعالےٰ کی ہستی کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ

"خدا کی ہستی کے متعلق زیادہ سے زیادہ جو کچھ آدمی کے امکان میں ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ آثار کائنات پر غور کر کے ایک نتیجہ اخذ کر سکے کہ خدا ہے اور اس کے کام شہادت دیتے ہیں کہ اس کے اندر یہ اور یہ صفات ہونی چاہئیں"۔

(ماہنامہ ترجمان القرآن اکتوبر ۱۹۵۰ء)

مگر آپ اپنے اس جواب پر خود بھی مطمئن نہیں ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

"یہ نتیجہ بھی "علم" کی نوعیت نہیں رکھتا۔ بلکہ صرف ایک عقلی قیاس اور گمان غالب کی نوعیت رکھتا ہے۔ اس قیاس اور گمان کو جو چیز پختہ کرتی ہے وہ یقین اور ایمان ہے۔ لیکن کوئی ذریعہ ہمارے پاس نہیں ہے جو اس کو علم کی حد تک پہونچا سکے"۔ (منہ)

جہاں تک نری عقل کا تعلق ہے یہ جواب درست ہے۔ قرآن کریم میں اس عقلی دلیل کو بھی بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اور انسان کو آثار کائنات پر غور کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ لیکن اس سے جیسا کہ خود مودودی صاحب نے تسلیم کیا ہے صرف اتنا ہی ثابت ہو سکتا ہے کہ اس تمام کارخانہ قدرت کا کوئی صانع ضرور ہونا چاہیئے اس سے اللہ تعالےٰ کی ہستی کا علم نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک عقلی قیاس اور گمان غالب کی نوعیت رکھتا ہے۔ اس لئے مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ "اس قیاس اور گمان کو جو چیز پختہ بناتی ہے۔ وہ یقین اور ایمان ہے" بے شک یہ صحیح ہے یقین اور ایمان ہی اس قیاس اور گمان کو محکم بناتے ہیں مگر آگے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یقین اور ایمان کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ مودودی صاحب کو چاہیئے تھا کہ اس کا جواب بھی ارشاد فرماتے تا کہ سائل کو پورا پورا فائدہ پہونچتا۔ ہمارا خیال ہے کہ اتنا تو شائد سائل بھی جانتا تھا کہ کائنات کے مشاہدات کسی صانع کا پتہ دیتے ہیں ایک صاحب عقل جو آثار کائنات پر غور کرتا ہے آسانی سے اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے۔ کہ یہ پُر حکمت نظام کسی کے چلانے سے چل رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اس بات کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے اسی لئے اس میں بار بار آتا ہے کہ سماوات اور ارض اور ما فیہا پر غور کرو کیا یہ اپنے کسی بنانے والے کی طرف اشارہ نہیں کر رہے؟

بے شک قرآن کریم نے اس بات کا بے فائدہ ذکر نہیں فرمایا۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں ابتدا سے لے کر انتہا تک سب کچھ بیان فرماتا ہے۔ تا کہ جس درجہ میں کوئی انسان ہو وہ وہیں سے شروع کر دے۔ اور آگے ترقی کی منازل طے کرے۔ اس لئے ضروری تھا کہ وہ اپنی ہستی کے متعلق یہ ابتدائی دلیل بھی جو براہ راست عقل کو اپیل کرتی ہے بیان فرمائے مگر جب ایک عقلمند انسان غور کر کے اس دلیل کو سمجھ لیتا ہے۔ تو اس کو محسوس ہوتا ہے کہ ابھی کافی علم اسکو حاصل نہیں ہوا۔ اس کو صرف اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ کوئی خدا ہونا چاہیئے۔ مگر اس سے اس کی پیاس نہیں بجھتی وہ جاننا چاہتا ہے کہ واقعی وہ ہستی موجود ہے بھی۔ وہ اس کا یقین چاہتا ہے۔ وہ اس کا ایمان چاہتا ہے۔

مودودی صاحب نے بھی یہی محسوس کیا ہے۔ اسی لئے انہوں نے فرمایا ہے کہ اس قیاس اور گمان کو جو چیز پختہ کرتی ہے وہ یقین اور ایمان ہے۔ مگر آپ یہ جواب دے کر خاموش ہو گئے ہیں۔ حالانکہ یہی چیز جواب طلب تھی۔ سائل کے علم میں آپ نے کچھ اضافہ نہیں فرمایا۔ سوال تو یہی تھا کہ یہ یقین اور یہ ایمان جس کا ذکر آپ نے فرمایا ہے کسطرح پیدا ہوتا ہے۔ عقل غور و خوض نے تو اپنی آخری حد قیاس اور گمان غالب تک پہونچا دیا ہے۔ اب یقین اور ایمان کی سرحد شروع ہوتا ہے۔ اس منزل کو کس طرح طے کیا جائے؟

سوال یہ ہے کہ کیا یقین اور ایمان یونہی اپنے آپ پیدا ہو جاتا ہے۔ یا اس کی کوئی ٹھوس اور محکم بنیاد ہوتی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ یقین اور ایمان یونہی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور اس کی کوئی ٹھوس اور محکم بنیاد نہیں ہوتی ہم مادی اشیاء کے متعلق یقین اور ایمان رکھتے ہیں۔ مثلاً ہم کو یقین ہوتا ہے کہ جس چیز پر ہم اچک کر چڑھنے لگے ہیں یہ بائیسکل ہے۔ یہ ایک ٹھوس چیز ہے یونہی ہوا میں نہیں کود رہے کوئی انسان جس کو یہ یقین نہ ہو کہ یہ بائیسکل ہے کبھی اچک کر چڑھنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ لیکن اس یقین کے لئے بائیسکل کا موجود ہونا اور ہمارا اسکو محسوس کرنا ضروری ہے۔ بائیسکل کا وجود اور ہمارا ادراک دونوں ملکر اس یقین کی بنیاد ہیں جس یقین سے ہم اسکو استعمال کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ یقین اس شے کی موجودگی اور اس ادراک سے پیدا ہوتا ہے۔ جو ہمارے ذہن میں رونما ہوتا ہے۔ ان دونوں میں سے اگر ایک نہ ہو تو یقین پیدا نہیں ہو سکتا۔ بائیسکل موجود ہو مگر ہمیں اس کی موجودگی کا ادراک نہ ہو تو ہم کبھی اچک کر اس پر چڑھنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اسی طرح اگر بائیسکل موجود نہ ہو تو خواہ ہم تصور میں کتنا ہی بائیسکل کا مجسمہ اپنے سامنے لا موجود کریں اگر ہم اچک کر اس خیالی بائیسکل پر چڑھنے کی کوشش کریں گے۔ تو ضرور مونہہ کے بل گریں گے

اسی طرح اگر خدا موجود نہیں ہے تو خواہ آثار کائنات کو دیکھ دیکھ کر ہم کتنا ہی اس کا پختہ تصور نہ بنا لیں۔ اس خیالی تصور پر ہم جو بھی جدوجہد کریں گے وہ ہمیں مونہہ کے بل گرائے گی۔ اسی طرح اگر خدا موجود ہے تو اس کا موجود ہونا ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ جب تک اس کی موجودگی کا ہمیں ادراک نہ ہو۔ یعنی ہمیں وہ یقین و ایمان پیدا نہیں ہو سکتا جو ہماری زندگی پر اثر انداز ہو سکے۔

یہاں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ جس میں آپ نے خدا تعالےٰ پر یقین اور ایمان کی ٹھوس اور محکم بنیاد کی نشاندہی فرمائی ہے۔ اس اقتباس میں آپ نے آثار کائنات سے جو عقلی دلیل پیدا ہوتی ہے اس کے غیر مکتفی ہونے کا بھی وضاحت سے ذکر فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"چونکہ انسان اس دقیق در دقیق ہستی کو جو آگ کی طرح ہر ایک میں مخفی اور سب پر پوشیدہ ہے اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا۔ اور نہ اپنی ناتمام عقل سے اس کو پا سکتا ہے۔ اس لئے اس کی معرفت کے بارے میں انسان کو بڑی بڑی غلطیاں لگی ہیں اور سہو کاریوں سے اس کا حق دوسرے کو دیا گیا ہے۔ خدا نے قرآن شریف میں یہ خوب مثال دی ہے کہ دنیا ایسے شیش محل کی طرح ہے۔ جس کی زمین کا فرش نہایت مصفّا شیشوں سے کیا گیا ہے۔ اور پھر ان شیشوں کے نیچے پانی چھوڑا گیا جو نہایت تیزی سے چل رہا ہے۔ اب ہر ایک نظر جو شیشوں پر پڑتی ہے۔ وہ اپنی غلطی سے ان شیشوں کو بھی پانی سمجھ لیتی ہے۔ اور پھر انسان ان شیشوں پر چلنے سے ایسا ڈرتا ہے۔ جیسا کہ پانی سے ڈرنا چاہیئے۔ حالانکہ وہ درحقیقت شیشے ہیں۔ مگر صاف اور شفاف۔ سو یہ بڑے بڑے اجرام جو نظر آتے ہیں۔ جیسے آفتاب و ماہتاب وغیرہ یہ وہی صاف شیشے ہیں جن کی غلطی سے پرستش کی گئی۔ اور ان کے نیچے ایک اعلےٰ طاقت کام کر رہی ہے۔ جو ان شیشوں کے پردہ میں پانی کی طرح بڑی تیزی سے چل رہی ہے اور مخلوق پرستوں کی نظر کی یہ غلطی ہے کہ انہیں شیشوں کی طرف اس کام کو منسوب کر رہے ہیں۔ جو ان کے نیچے کی طاقت دکھلا رہی ہے۔ یہی تفسیر اس آیۂ کریمہ کی ہے انہ صرح ممرّد من قواریر۔ غرض چونکہ خدا تعالےٰ کی ذات باوجود نہایت روشن ہونے کے پھر بھی نہایت مخفی ہوئی ہے اس لئے اس کی شناخت کے لئے صرف یہ نظام جسمانی جو ہماری نظروں کے سامنے ہے کافی نہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ ایسے نظام پر مدار رکھنے والے باوجود یکہ اس ترتیب ابلغ اور محکم کو جو صدہا عجائبات پر مشتمل ہے نہایت غور کی نظر سے دیکھتے رہے بلکہ ہیئت اور طبعی اور فلسفہ میں وہ مہارتیں پیدا کیں کہ گویا آسمان زمین کے اندر دھس گئے۔ مگر پھر بھی شکوک اور شبہات کی تاریکی سے نجات نہ پا سکے۔ اور اکثر ان میں طرح طرح کی خطاؤں میں مبتلا ہو گئے۔ اور بے ہودہ اوہام میں پڑ کر کہیں کے کہیں چلے گئے اور اگر ان کو اس صانع کے وجود کیطرف کچھ خیال بھی آیا۔ بس اسی قدر کہ اس اعلےٰ اور عمدہ نظام کو دیکھ کر یہ ان کے دل میں پڑا۔ کہ اس عظیم الشان سلسلہ کا جو پر حکمت نظام اپنے ساتھ رکھتا ہے کوئی پیدا کرنے والا ضرور چاہیئے مگر ظاہر ہے کہ یہ خیال ناتمام اور یہ معرفت ناقص ہے۔ کیونکہ یہ کہنا اس سلسلہ کے لئے ایک خدا کی ضرورت ہے۔ اس بات سے ہرگز مساوی نہیں کہ وہ خدا درحقیقت ہے بھی۔ غرض یہ ان کی صرف قیاسی معرفت تھی۔ جو دل کو اطمینان اور سکینت نہیں بخش سکتی۔ اور نہ شکوک کو بکلی دل پر سے اٹھا سکتی ہے۔ اور نہ یہ ایسا پیالہ ہے جس سے وہ پیاس معرفت تامہ کی بجھ سکے جو انسان کی فطرت کو لگائی گئی بلکہ ایسی معرفت ناقصہ نہایت پر خطر ہوتی ہے

(باقی دیکھیں صفحہ [illegible] پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہد حاضرہ کے راہنمایانِ دین کی زبوں حالی

(خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقفِ زندگی [illegible])

خیر القرون اور ازمنہ وسطیٰ میں جن علمائے ربانی نے امت مسلمہ کی رہنمائی فرمائی ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قال اللہ اور قال الرسول کے عین مطابق تھا ان کے اخلاق و اطوار اور دیگر اوصاف حمیدہ کو دیکھ کر نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی رشک کرتے تھے آسمان روحانیت کو ان کے مقدس وجود پر بجا ناز تھا یہ پاکباز لوگ شب و روز ذکر الٰہی اور اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف رہتے تھے تاریخ اسلام کے اوراق آج بھی ان کے عظیم الشان کارناموں سے مزین دکھائی دیتے ہیں۔ موجودہ زمانہ کے مسلمان باوجود روحانیت سے کوسوں دور ہونے کے جب بھی ان علمائے حق کی سوانح حیات پر نظر ڈالتے ہوئے ان کے اخلاص اور قربانیوں کو دیکھتے ہیں تو ان کے پژمردہ دلوں میں زندگی کے آثار ہویدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

مگر آہ! جتنا ہمارے بزرگان سلف روحانیت کے اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز تھے اتنا ہی عہد حاضرہ کے راہنمایان دین کوچہ روحانیت سے کہیں دور دکھائی دیتے ہیں ان کے اعمال کی دنیا گذشتہ علمائے سے مختلف نظر آتی ہے۔ سچ پوچھو! تو فی زمانہ مسلمانوں کی روحانی پستی اور تنزل کا ایک بڑا سبب ہمارے موجودہ علماء کی غلط اور دور از اسلام رہبری ہی ہے۔ بھلا جو شخص خود صراط مستقیم سے بھٹک کر راہِ ضلالت پر گامزن ہو اور اسلام کی زندگی کا نمونہ اس کے اعمال و افعال سے ظاہر نہ ہوتا ہو وہ دوسروں کی صحیح راہنمائی کیونکر کر سکتا ہے؟

لیکن تعجب تو اس بات پر ہے کہ باوجود روحانی مہلک امراض کا شکار ہونے کے زمانہ حال کے علماء اپنے [illegible] صحت یافتہ قرار دینے کے مدعی ہیں، اور ہمارے ان مذہبی لیڈروں نے اپنے حالات زندگی کا جائزہ لینے کی کبھی تکلیف گوارا نہیں فرمائی اگر ہمارے علماء اپنے اعمال کا محاسبہ کریں اور گذشتہ صدیوں کے علمائے ربانی کے حالات زندگی کے ساتھ اپنے حالات کو ملائیں تو سیاہ و سفید کا اور ظلمت و نور کا فرق دکھائی دے گا

ممکن ہے ہمارے یہ الفاظ موجودہ مذہبی لیڈروں کو غصہ دلانے والے ہوں کیونکہ حق ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے لیکن اے علمائے زمانہ! ہم نے جو کچھ مندرجہ بالا سطور میں عرض کیا ہے۔ وہ سو فی صدی حقیقت پر مبنی ہے نہ کہ کسی مبالغہ کا نتیجہ۔

اس پر بھی اگر آپ کو ہم پر شکوہ ہو کہ ہم نے کسی بغض و عناد کی بناء پر مذکورہ بالا بیان درج کیا ہے تو اے رہنمایان دین! آپ ہماری بات پر کان نہ دھریں بلکہ اپنے ہی احباب کی سنیں کہ وہ آپ کی نسبت کیا رائے رکھتے ہیں۔

(۱) مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے اخبار "اہل حدیث" کی ایک اشاعت میں لکھا ہے کہ:-

"افسوس ان مولویوں پر جن کو ہم ہادی رہبر ورثۃ الانبیاء سمجھتے ہیں ان میں یہ نفسانیت یہ شیطنت بھری ہوئی ہے تو پھر شیطان کو کس لئے برا بھلا کہنا چاہیئے"

(اہل حدیث ۱۷ نومبر ۱۹۱۱ء صہ۳ بحوالہ تجلیات الٰہیہ)

(۲) رسالہ "مولوی" دہلی کی ایک اشاعت میں "مبلغوں اور مولویوں کے لئے اسوۂ حسنہ" کے زیر عنوان لکھا ہے کہ

"واعظ مولوی اور مبلغ ساری دنیا کی اصلاح کے ٹھیکیدار بنتے ہیں رات دن دوسروں کو نصیحت کرتے رہتے ہیں۔ مگر اپنی فکر ذرا نہیں کرتے زبانی قال اللہ وقال الرسول کا وظیفہ پڑھتے رہتے ہیں مگر خود ان کے دل پر نہ اللہ کے قال کا کوئی اثر ہوتا ہے اور نہ رسول کے قال کا۔ اس لئے سب سے زیادہ ضرورت ان حضرات کی اصلاح کی ہے کیونکہ جب مصلح کا حال یہ ہو تو اس کے قال میں کیا اثر ہو سکتا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ ٹھہرے سارے جہان کی اصلاح کے بزعم خود ٹھیکیدار ان کی اصلاح کون کرے اور ان سے کون کہے کہ حضور! آپ کو بھی ضرورت ہے کہ اپنے اندر اصلاح کیجئے"

(رسالہ مولوی جلد ۱۱ نمبر ۲ و ۳ صہ ۱۳)

(۳) مولوی سید علیم الدین صاحب محویؔ اپنے ایک مضمون "موجودہ فیشن اور اسلام" میں رقمطراز ہیں کہ:-

"آجکل عام قوم مذہب اور ملک کا بزعم خود وہ مصلح اور لیڈر ہے جو قوم کو ایک برائی پر ہزار ہزار گالیاں دے خوب دل کھول کر بے جھجک قوم و ملت کی اہانت و تذلیل کرے ان کی طرز روش پر سفیہانہ اور سوقیانہ حملے کرے ان کے افعال پر دلخراش نکتہ چینی کرے لیکن خود جذبۂ عمل اصلاحی سے ناآشنا ہو کارزارِ عمل سے عمدہ پالیسی کے ساتھ گریز پا ہو زنجیر عمل سے آزاد ہو قوم کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت کے مداوے اور معالجے سے جس کا خود نوحہ خواں اور دشنام دہ ہے کوئی دلچسپی نہ رکھتا ہو بلکہ حصول اقتدار کے لئے نفاق و شقاق استوار کرنے کے لئے اتفاق و اتحاد کا زبانی حامی ہو اور ان افعال قبیحہ سے قوم کو تباہ و برباد کرتا ہے"

(رسالہ "مولوی" ....)

(۴) رسالہ "الفرقان" لکھنؤ کی سالِ گذشتہ کی ایک اشاعت میں لکھا ہے کہ

"جس طرح امت کے ان عام طبقوں کی دینی حالت میں انحطاط و زوال آیا ہے اسی طرح دین کے امینوں اور پاسبانوں یعنی خود علماء کے طبقہ کی حالت میں بھی غیر معمولی فرق پڑ گیا ہے علم میں رسوخ و بصیرت اور دین میں تفقہ کی شان رکھنے والے ہزاروں میں دو چار نکلنے بھی مشکل ہیں اسی طرح تقویٰ اور سیرت کی بلندی اور عزیمت و استقامت کی حفاظت رکھنے والے اہل علم عنقا کی طرح نایاب ہیں یا بہت ہی کمیاب ہیں"

(رسالہ "الفرقان" جون ۱۹۴۹ء صہ۸)

(۵) اسی طرح "الفرقان" کے ایک اور پرچہ میں محترم مدیر صاحب "الفرقان" تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"علمائے ربانی کی رہنمائی اور پیشتر دی کے بغیر یہ دینی مہم انجام بھی نہیں پا سکتی۔ لیکن علماء سے یہاں ہماری مراد صرف وہی ہیں جنہوں نے اپنے کو اور اپنی صلاحیتوں کو عام اہل دنیا کی طرح ذاتی اغراض اور حرص مال و جاہ کے حوالہ نہیں کر دیا ہے۔ ورنہ وہ دنیا طلب علماء جن کے قلوب تقویٰ سے اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لائی ہوئی فقر...... سے خالی ہیں ان کا وجود تو دین کے لئے ایک مستقل مصیبت ہے یہ لوگ جب اپنی سوچی ہوئی مصلحتوں کی خاطر کسی برائی کو اختیار کرنا چاہتے ہیں تو اسکو نیکی بنا ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسی لئے دینی حقیقتوں میں تحریف کا باعث اکثر یہی لوگ بنتے ہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی (رحمۃ اللہ علیہ) جابجا اپنے مکتوبات میں جلے دل سے لکھتے ہیں کہ ——— "قرن سابق (اکبری دور) میں جو تحریفات و تلبیسات دین میں کی گئیں اور اسلام کو مسخ کرنے کی جو کوشش ہوئی ان کی بڑی ذمہ داری دنیادار اور جاہ و مال کے پرستار عالموں پر ہے" اسلئے حدیث میں ہے الا ان خیر الخیر خیار العلماء وشر الشر شرار العلماء"

(رسالہ الفرقان ماہ اکتوبر ۱۹۴۹ء صہ ۱۳)

ہم نے طوالت کے خوف سے یہاں چند حوالجات درج کئے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ زمانہ حال میں جس کسی مسلمان نے بھی قوم مسلم کی حالت پر کتابی صورت میں رونا رویا ہے۔ ساتھ ہی عہد حاضرہ کے علماء کی زبوں حالی کا بھی خون رلانے والے الفاظ میں نقشہ کھینچتے ہوئے سرد آہ بھری ہے اور اس کا قلم ان راہنمایان دین کے موجودہ ننگ اسلام کارناموں پر بھی اٹھا ہے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کے جتنے مذہبی اخبارات و رسالہ جات آجکل مختلف مقامات سے شائع ہو رہے ہیں ان سب میں ہی موجودہ زمانہ کے علماء کی بدعنوانیوں کا تذکرہ موجود ہے اسی صورت حال کی موجودگی میں ہر ذی عقل انسان سمجھ سکتا ہے کہ دور حاضرہ کے مولویوں کے ان فتاویٰ کی کیا قدر و قیمت ہے جو وہ آئے دن مسلمانوں میں باہمی منافرت اور پھوٹ ڈالنے کے لئے ایک دوسرے پر لگاتے رہتے ہیں۔

اخبار "سیاست" لاہور کی ایک اشاعت میں لکھا ہے کہ:-

"آج سے چند سال قبل سچے مسلمانوں کی نشانی یہ ہو گئی تھی کہ ان کے خلاف علماء سوء نے کفر کا فتویٰ دے دیا ہو"

(سیاست ۱۵ ستمبر ۱۹۲۵ء صہ۲)

پس جماعت احمدیہ کے معاند اور متعصب علماء کا محض فتنہ شرارت کی بناء پر جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی فتویٰ کفر شائع کرنا اور اسے بہت بڑی اہمیت دینا اپنے اندر قطعاً کوئی حقیقت نہیں رکھتا بلکہ "سیاست" کے مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں جماعت احمدیہ کو سچا مسلمان ثابت کرتا ہے

ہم رہنمایان دین کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کریں گے کہ اے مولوی صاحبان! آپ بجائے دوسروں پر کفر کا فتوے لگانے کے اپنے اعمال کی اصلاح کیجئے تاکہ مسلمان آپ حضرات کو از سر نو عزت و احترام کی نظر سے دیکھنا شروع کر دیں یہ یاد رکھئے اگر آپ نے اپنی موجودہ روش میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کی اور انہی اشغال میں لگے رہے تو اس کا نتیجہ آئندہ چلکر آپ کی ذات کے لئے نہایت خطرناک نکلے گا۔ اور وہ وقت دور نہیں جب کہ آپ لوگ مسلمانوں کی نظروں سے پہلے سے بھی زیادہ گر جائیں گے۔

خدا کرے کہ آپ کوئی ایسا طریق عمل اختیار کریں کہ جس کے نتیجہ میں پاکستان کو بجائے نقصان عظیم پہنچنے کے اور بھی زیادہ طاقت حاصل ہو ہمارا یہ نوزائیدہ اور محبوب ملک بلندی کے اس مقام پر پہنچ جائے۔ جس پر پاکستان کا ہر سچا خیر خواہ مسلمان اسے دیکھنا چاہتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عوام کو مشتعل کرنے اور پاکستان کو بدنام کرنیوالے عناصر کے خلاف موثر اور فوری کارروائی کیجائے

اوکاڑہ اور راولپنڈی میں دو احمدیوں کی شہادت کے سلسلے میں جماعتہائے احمدیہ کی قراردادیں

جماعت احمدیہ ربوہ

ربوہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۵۰ء۔ جماعت احمدیہ ربوہ کا غیر معمولی اجلاس آج زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب امیر جماعت مقامی منعقد ہوا۔ جس میں تمام اہالیان نے شرکت کی۔ جلسہ سے قبل محترم شاہ صاحب نے ماسٹر غلام محمدؐ صاحب ساکن پھمبیاں ضلع ہوشیارپور مقیم اوکاڑہ اور چودھری بدرالدین صاحب گورنمنٹ پنشنر لدھیانہ مقیم راولپنڈی جن کو احرار کی فتنہ انگیز تقاریر سے متاثر ہو کر شہید کر دیا گیا ہے۔ کی، غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔ جلسہ میں علاوہ صدر محترم کے مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ سید محمود احمدؐ صاحب فاضل۔ مولوی قمرالدین صاحب اور مولوی نورالحق صاحب نے تقاریر کیں۔ جس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر متفقہ طور پر منظور ہوئے۔

پہلا ریزولیوشن:۔ سب سے پہلا ریزولیوشن چودھری ظہور احمدؐ صاحب صدر بلاک ب نے پیش کیا۔ جو یہ ہے:۔

"پاکستان بننے سے قبل احرار نے جمہور مسلمانوں کے فیصلہ کے خلاف پاکستان کی جس قدر مخالفت کی۔ وہ حکومت پاکستان سے مخفی نہیں۔ چونکہ یہ گروہ اپنے افعال کی وجہ سے مسلمانوں میں بالکل ذلیل اور رسوا ہو چکا تھا۔ اس لئے پاکستان بننے کے بعد ایک عرصہ تک تو انہوں نے بالکل خاموشی اختیار کئے رکھی۔ لیکن جب سے قائداعظم نے وفات پائی ہے۔ اس وقت سے یہ لوگ ایک نئے رنگ میں میدان میں آ گئے ہیں۔ اور پاکستان کے اتحاد کو نقصان پہنچانے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک محاذ قائم کر کے اور افتراق انگیز تقاریر کر کے مذہبی منافرت پیدا کی جا رہی ہے۔ اور جہلاء کو علی الاعلان اس بات پر اکسایا جا رہا ہے کہ احمدیوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو۔ حکومت کی طرف سے ایک عرصہ تک خاموشی دیکھ کر یہ لوگ اس قدر دلیر ہو گئے ہیں۔ کہ اوکاڑہ اور راولپنڈی میں احرار کی اشتعال انگیز تقاریر سے متاثر ہو کر محض مذہبی اختلاف کی بناء پر ہمارے دو مہاجر بھائیوں یعنی ماسٹر غلام محمدؐ صاحب کو اوکاڑہ میں اور چودھری بدرالدین صاحب پنشنر کو راولپنڈی میں دن دہاڑے شہید کر دیا گیا ہے۔ ایک قلیل عرصہ میں یہ تیسرا قتل ہے۔ جس کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ڈاکٹر قاضی محمود احمدؐ صاحب کو کوئٹہ میں احراری مولویوں کے اکسانے پر قتل کیا گیا۔ اور پولیس ان کے قاتل کو کیفر کردار تک پہنچانے میں بالکل ناکام رہی۔ نہ قاتل کو گرفتار کیا گیا۔ اور نہ فتنہ پرداز مولویوں سے بازپرس کی گئی۔

جماعت احمدیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت کو پاکستان کے مفاد کی خاطر توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ علاوہ ان شہداء کے قاتلوں کے ان لوگوں کو بھی قرار واقعی سزا دے۔ جن کی اشتعال انگیز تقاریر کے نتیجہ میں یہ قتل ہوئے ہیں۔"

دوسرا ریزولیوشن:۔ دوسرا ریزولیوشن جو مولوی جلال الدین صاحب شمس صدر بلاک ج نے پیش کیا۔ حسب ذیل ہے:۔

"ہم اہالیانِ ربوہ اپنے دو مہاجر بھائیوں چودھری بدرالدین صاحب پنشنر لدھیانوی اور ماسٹر غلام محمدؐ صاحب پھمبیاں ضلع ہوشیارپور کے لئے جن کو راولپنڈی اور اوکاڑہ میں محض مذہبی اختلاف کی بناء پر شہید کر دیا گیا ہے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہزاروں ہزار رحمتوں سے نوازے۔ اور ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ جو عہد بیعت ان شہداء نے کیا تھا۔ اس کو پورا کر دکھایا۔ شہادت کا موقعہ جس کو بھی ملے وہ خوش نصیب ہے۔ کیونکہ وہ مرتا نہیں۔ بلکہ اسے دائمی زندگی ملتی ہے۔ پس ہمارے بھائی مرے نہیں۔ بلکہ انہوں نے دائمی زندگی حاصل کی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ "احیاءٌ عند ربھم یرزقون"۔ کہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔

تیسرا ریزولیوشن:۔ تیسری قرارداد مولوی نورالحق صاحب فاضل نے پیش کی۔ اس میں قرار پایا۔ کہ:۔ "ان قراردادوں کی نقل گورنر جنرل صاحب پاکستان۔ وزیراعظم صاحب پاکستان۔ گورنر صاحب پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر صاحب راولپنڈی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب منٹگمری۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ اور حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ کو بھجوائی جائے۔ نیز ان کی نقل شہداء کے پسماندگان اور متعلقہ جماعتہائے احمدیہ کو بھجوائی جائے۔ ایسا ہی ان کی نقول پریس کو بھی بغرض اشاعت بھجوائی جائیں۔

(جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ لاہور

لاہور ۱۳ر اکتوبر۔ جماعت احمدیہ لاہور کا ایک غیر معمولی ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمدؐ صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور جامع مسجد احمدیہ لاہور میں منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل قراردادیں پیش ہو کر پاس ہوئیں:۔

(۱) جماعت احمدیہ لاہور حکومت کے ارباب حل و عقد کو بروقت انتباہ کر دینا چاہتی ہے۔ کہ مفسد اور شریر احراری عنصر نے نہایت اوچھے ہتھیاروں سے احمدیوں پر قاتلانہ حملے شروع کر دیئے ہیں حقیقتاً ان کی باغیانہ اور غدارانہ مساعی کا رخ جماعت احمدیہ کی طرف نہیں۔ بلکہ درپردہ حکومت پاکستان کی تخریب کی طرف ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ لاہور اس حقیقت سے حکومت کو آگاہ کرنا اپنا فرض خیال کرتی ہے۔ کہ تین احمدیوں کا متواتر شہید ہونا یقیناً اتفاقی امر نہیں۔ بلکہ یہ ایک سوچی سمجھی ہوئی سکیم ہے۔ جو کہیں اور مرتب ہوئی اور حدود پاکستان میں جامہ عمل پہن رہی ہے۔ یہ سب کچھ وہی احراری عنصر کر رہا ہے۔ جو کانگرس کا آلۂ کار رہا۔ اور پاکستان کی پ کا بننا بھی گوارا نہ کرتا تھا۔ اور اب یہی کانگرسی ایجنٹ اپنی حرکات سے حکومت پاکستان کو دنیا میں بدنام کرنا چاہتے ہیں۔

اگر حکومت نے اس عنصر کو پنپنے دیا۔ اور اسی کی شرارتوں کو روا رکھا۔ تو نتائج کے اعتبار سے ظاہر ہے کہ بعد میں ایسے عنصر کا قلع قمع کرنا مشکل ہو جائے گا۔

سیالکوٹ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کے عام اجلاس میں بعد نماز جمعہ آج مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۵۰ء بصدارت چودھری نذیر احمدؐ صاحب ایم۔اے۔ ایل۔ایل۔بی ایڈووکیٹ جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

(۱) حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ ۱۸۸۴ء میں کیا۔ اور سنت مامورین کے مطابق جماعت کی مخالفت ہر رنگ میں کی گئی۔ مگر اس وقت سے لے کر قیام پاکستان تک اختلاف عقائد کی بناء پر کسی کو قتل نہیں کیا گیا تھا۔ مگر اگست ۱۹۴۷ء کے بعد سے لیکر یعنی قیام پاکستان کے بعد احراریوں کے خلاف شریعت اسلامیہ پراپیگنڈہ سے متاثر ہو کر ان فتنہ پردازوں نے پُرامن احمدی پاکستانیوں پر قاتلانہ حملے شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے میجر ڈاکٹر محمود احمدؐ صاحب کو کوئٹہ میں پتھراؤ کر کے شہید کر دیا گیا۔ دوسرا واقعہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری میں ہوا ہے۔ جہاں ایک احمدی ماسٹر غلام محمدؐ صاحب کو دن دہاڑے شہید کر دیا گیا۔ اب تیسرا واقعہ حال ہی میں راولپنڈی میں ہوا ہے۔ جہاں ایک احمدی چودھری بدرالدین صاحب پنشنر کو گولی مار کر شہید کر دیا۔ یہ خلاف انسانیت واقعات شریعت اسلامیہ پر بدنما داغ ہیں۔ اور ان سے پاکستان کے استحکام اور اسکی نیک نامی کو ناقابل تلافی صدمہ پہنچتا ہے۔ ان کے خلاف ممبران جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ پرزور احتجاج کرتے ہوئے الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان۔ ڈاکٹر لیاقت علی خاں وزیراعظم پاکستان۔ اور سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرائض ان پر عائد کئے ہیں۔ اور عنانِ حکومت سنبھالتے وقت جو وعدہ جات انہوں نے قوم کے ساتھ قیام امن کے بحال رکھنے کے کئے تھے۔ ان کو عملی رنگ میں پورا کریں۔ اور اس سازش کا مکمل انکشاف کر کے اس فتنہ پرداز عنصر کے خلاف موثر کارروائی کریں۔ اور قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ تاکہ آئندہ کسی فتنہ پرداز کو پاکستان کے خرمنِ امن کو برباد کرنے کی جرأت نہ ہو۔

(۲) یہ بھی قرار پایا۔ کہ اس ریزولیوشن کی نقول مندرجہ ذیل کی خدمت میں روانہ کی جائیں۔

الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان۔ ڈاکٹر لیاقت علی خاں وزیراعظم پاکستان۔ سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب ناظر اعلیٰ صدر انجمن پاکستان ربوہ۔ پریس جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ۔

لائل پور

(۱) جماعت احمدیہ لائل پور کا یہ اجلاس حکومت پنجاب اور مرکزی حکومت پاکستان کی توجہ گذشتہ ایک ہفتے کے اندر اوکاڑہ اور راولپنڈی میں دن دہاڑے احمدیوں کے اعلانیہ قتل کے واقعات کی طرف مودبانہ مبذول کراتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ان واقعات کی ذمہ داری ان شرپسند عناصر پر عائد ہوتی ہے۔ جو عوام الناس کو اعلانیہ احمدیوں کے خلاف آئے دن مشتعل کرتے رہتے ہیں۔

(۲) بحیثیت وفادار پاکستانی ہونے کے یہ اجلاس حکومت کا اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ کہ اگر اس قسم کی غدارانہ شرانگیزی کو فوری طور پر سختی سے نہ دبایا گیا۔ تو اس کے نتائج پاکستان کے امن و عافیت کے لئے نہایت خطرناک ہو سکتے ہیں۔ خصوصاً اس وقت جبکہ پاکستان کے دشمن۔ بدخواہ اور غدار عناصر اس قسم کے واقعات کو بروئے کار لا کر پاکستان کے امن کو خطرہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منھا (۳) مسلمانوں کے بیسیوں فرقوں میں ایک دوسرے سے اختلاف عقائد پایا جاتا ہے۔ اور اس اختلاف عقائد کی بناء پر اس قسم کے واقعات قتل ہر پاکستانی کی زندگی کو غیر محفوظ بنا سکتے ہیں۔ ومن قتل نفسًا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعًا۔ (۴) یہ واقعات حکومت پاکستان کی اس بنیادی پالیسی کے لئے مہلک بالقوہ ہیں۔ جو مساوات - امن - انصاف اور رواداری پر مبنی ہے۔ اور جس کو ناکام بنانے کے لئے پاکستان کے قدیم دشمن ایک منصوبہ بندی کے ماتحت [illegible]

[illegible]

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۲۳۰۴ :- میں محمد اصغر ولد محمد یوسف صاحب عمر ۱۷ سال ساکن شیخ پور ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد مبلغ ۴۵۰/- شلنگ پر ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر بوقت وفات میرا کوئی ترکہ یا جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔

العبد:۔ محمد اصغر بقلم خود معرفت محمد عارف صاحب بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پوسٹ بکس ۵۵۴ نیروبی مشرقی افریقہ۔

گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ نیروبی مشرقی افریقہ

گواہ شد:۔ محمد عارف بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی مشرقی افریقہ

وصیت نمبر ۱۲۸۱۴ :- میں سعیدہ مبارک اہلیہ شیخ مبارک احمد صاحب عمر ۱۹ سال ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵۰ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد زیور طلائی و نقرئی قیمتی ۷۰۹/- روپے ہے اور حق مہر ۱۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کل جائداد قیمتی ۱۷۰۹/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی

الامۃ:۔ سعیدہ مبارک اہلیہ شیخ مبارک احمد صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۲۸۱۵ :- میں جان محمد ولد میاں نبی بخش صاحب عمر ۷۰ سال ساکن قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴۹ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری مبلغ ۲۲/- روپے ماہوار پنشن آمد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اور قادیان محلہ مسجد اقصیٰ میں میرا ایک مکان ۳ ۱/۲ مرلہ قیمتی ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اور سوا دو کنال زرعی زمین متصل قادر آباد ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر میری کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکورہ ہو گی۔

العبد:۔ جان محمد ریٹائرڈ پوسٹمین ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ حمید احمد فضل الدین اوورسیر ربوہ

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم خلیل ربوہ

وصیت ۱۲۸۴۲ :- میں ناصرہ بیگم اہلیہ رانا بشیر احمد خان صاحب رشید عمر انتیس سال ساکن جوڑیالہ کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵۰ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیور طلائی و نقرئی قیمتی ۱۳۵/- روپے اور حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۵۰/- روپے ہے۔ میں اس کل جائداد قیمتی ۳۸۵/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتی ہوں حصہ جائداد مبلغ ۳۸/۸ روپے اور چندہ شرط اول و اعلان وصیت ۵/۸/- روپے نقد ادا کرتی ہوں۔

الامۃ:۔ ناصرہ بیگم اہلیہ رانا بشیر احمد خان رشید

گواہ شد:۔ بشیر احمد خان رشید خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ امیر محمد خان بقلم خود۔ گواہ شد عبد اللہ خان

وصیت نمبر ۱۲۸۵۱ :- میں امۃ اللہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب عمر ۲۰ سال ساکن گوکھووال چک ۲۷۶ ر ب ڈاکخانہ چک ۲۷۵ ر ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵۰ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ۴۰۰/- کل ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جو جائداد میری ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

الامۃ:۔ بقلم خود امۃ اللہ بیگم

گواہ شد:۔ محمد اسحٰق لائلپوری خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن مولوی فاضل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۷۶ گھوکھووال ضلع لائلپور

وصیت ۱۲۸۵۴ :- میں جنت بی بی اہلیہ شہاب الدین صاحب مرحوم عمر ۶۴ سال ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ راجوری ضلع ریاسی جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵۰ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد قرضہ جو لوگوں سے لینا ہے۔ مبلغ ۸۰/- روپے ایک بکری قیمتی ۴۰/- روپے اور زیورات قیمتی ۲۶/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی۔

الامۃ:۔ جنت بی بی بیوہ شہاب الدین صاحب مرحوم کیمپ کالا بارک ۱۴ ضلع جہلم۔ گواہ شد:۔ سیرو لی بیٹا موصیہ

گواہ شد:۔ بقلم خود شیر محمد

وصیت نمبر ۱۲۸۵۶ :- میں محمد صادق ہاشمی ولد محمد عبد اللطیف شاہ صاحب عمر ۲۴ سال ساکن مکان ۱۱۹ بلاک K ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵۰ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد میری تنخواہ مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار ہے۔ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا ہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان لینے کی حقدار ہو گی۔

العبد:۔ محمد صادق ہاشمی مکان ۱۱۹ بلاک K ڈیرہ غازیخان۔ گواہ شد:۔ مرزا عبد الحق امیر جماعت احمدیہ سرگودھا۔ گواہ شد:۔ مرزا منور احمد

وصیت نمبر ۱۰۸۰۷ :- میں سید محمد غنی ولد سید حیات شاہ صاحب عمر ۵۵ سال ساکن گٹھیالیاں خورد ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴۸ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اراضی تعدادی تین کنال بارانی قیمتی ۲۰۰/- روپیہ اور اس کے علاوہ مالی لیعنی نو من پختہ گندم سال میں ہو جاتی ہے۔ میں جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ سید محمد غنی بقلم خود

گواہ شد:۔ سید غلام احمد نشاط بقلم خود

گواہ شد:۔ سید حرمت علی بقلم خود

گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا:۔

وصیت نمبر ۱۲۱۶۰ :- میں حمید ارشد رفعت احمد ولد مولوی جلال الدین صاحب مرحوم قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری ماہوار تنخواہ ۱۶۶/- روپے ہے۔ ریلوے محلہ دارالشکر قادیان میں ایک کنال زمین اور ساڑھے سات مرلے زمین محلہ دارالیسر قادیان میں ہے اور پانچ گھماؤں زمین موضع اٹاری کرم سنگھ ضلع لاہور میں ہے۔ میں اس جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ حمید ارشد رفعت احمد خان محلہ نیاریاں مکان ۴۹۷ Q راولپنڈی شہر

گواہ شد:۔ حمید الرحیم بخش زیدی چک لالی

وصیت نمبر ۱۰۶۶۹ :- میں محمد شریف ولد مستری دین محمد صاحب عمر ۲۵ سال ساکن تلواڑہ ڈاکخانہ بدو ملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۸ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ماہوار آمد بذریعہ دوکانداری اندازاً ۲۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ محمد شریف دوکاندار قلعہ صوبا سنگھ ڈاکخانہ خاص براستہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ بشارت احمد ولد محمد ابراہیم قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ

گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۰۶۷۰ :- میں دین محمد ولد میاں فقیر محمد صاحب مرحوم عمر ۵۰ سال ساکن تلواڑہ ڈاکخانہ بدو ملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۸ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک مکان پختہ واقعہ بدو ملہی قیمتی ۵۰۰/- روپیہ ہے اس کے علاوہ میرا گذارہ سالانہ آمدنی جو اندازاً ۲۶۶/- روپیہ کے قریب ہے۔ میں اس مذکورہ جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ مستری دین محمد تلواڑہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ محمد شریف بقلم خود پسر موصی

گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۱۱۰ :- میں جلال الدین ولد چوہدری گودڑ خان صاحب عمر ۵۰ سال ساکن بھڈیار ڈاکخانہ سوکن ونڈ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۹ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد سات بیگھہ اراضی قیمتی ۴۰۰/- روپیہ ہے واقعہ بھڈیار۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہو گی۔ العبد:۔ بقلم خود جلال الدین

گواہ شد:۔ چوہدری محمد عالم ممبر والا بقلم خود

گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

درخواست دعا

خاکسار کے ماموں نذیر احمد صاحب بہت دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے کامل خلوص سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (خاکسار الطاف احمد لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب اطہر رجسٹرڈ۔ اسقاط حمل کا مجرب علاج۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ -/۸/۱ مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے۔ ۱۳-۱۲-۰ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

سیلاب سے متاثرہ سڑکوں کی مرمت کا کام۔ محکمہ تعمیرات عامہ کی سرگرمیاں

لاہور ۱۷ اکتوبر: چیف انجینئر محکمہ تعمیرات عامہ نے حال ہی میں شیخوپورہ۔ جھنگ اور لائل پور کے اضلاع میں سیلاب سے بعض شدید متاثرہ سڑکوں کا معائنہ کرنے کے سلسلہ میں دو سو میل سے زیادہ مسافت کا دورہ کیا۔ سپرنٹنڈنٹ انجینئر سنٹرل سرکل اور محکمہ کے دیگر افسروں کی معیت میں چیف انجینئر صاحب نے سیلاب کا پانی اتر جانے کے وقت سے تمام اضلاع میں محکمہ کے کام کا مکمل طور پر معائنہ کیا۔ اس دورہ سے یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ صوبہ میں سڑکوں کے ذریعہ رسل و رسائل کے وسائل بحال کرنے میں محکمہ تعمیرات عامہ نے جو کارگذاری کی تھی۔ اس کا صحیح طور پر اندازہ ہو گیا ہے۔ ہر کہیں سڑکوں کے کناروں پر محکمہ کے افسروں کی نگرانی میں سینکڑوں مزدور بھاری گاڑیوں کی آمد و رفت کے لئے الگ الگ سڑک کے عارضی حصوں کی تعمیر اور سڑکوں کے ان حصوں کو جو بالکل بہہ گئے تھے۔ دوبارہ وضع قطع میں منہمک نظر آتے تھے۔

بعض جگہوں پر سڑک کا خیال کرنا بجائے خود حیرت انگیز بات تھی۔ مگر اس سے بڑھ کر حیرت محکمہ کے عاجلانہ اقدام اور سلیقہ شعاری پر مبنی ہے۔ جو اس نے متبادل انتظام مہیا کرنے میں دکھائی ہے۔ شاہدرہ۔ شیخوپورہ روڈ کی حالت نہایت بری تھی۔

سیلاب سڑک کے بہت سے حصے بہا کر لے گیا تھا اور جہاں سڑک سیلاب کی نذر ہونے سے بچ گئی وہاں کئی فرلانگ تک اس کی سطح اور چنائی برباد ہو چکی تھی۔ ایسی تمام جگہوں پر سڑکوں کے ساتھ ساتھ خاصے مضبوط عارضی حصے تعمیر ہو چکے ہیں جن پر ہر قسم کے ٹریفک کی اجازت ہے۔

سڑکوں کی مرمت کے سلسلہ میں چیف انجینئر نے موقعہ پر ہی ہدایات دیں۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان سڑکوں پر جہاں تقریباً ہر سال سیلاب کا پانی اثر انداز ہوتا ہے۔ رنگ بستہ راستے تعمیر کئے جائیں تاکہ ان کا نقصان ہوئے بغیر پانی کا نکاس ہو سکے

سچا سودا کے قریب جہاں نہر سے پانی اچھل کر ملحقہ دیہات میں بھی پھیل گیا ہوا ہے۔ ایک سو فٹ کا عارضی پل تعمیر کر دیا گیا ہے یہ بتایا جاتا ہے کہ محکمہ کی طرف سے لاہور شیخوپورہ روڈ کا کام جو کہ اس سڑک پر عارضی حصوں کی تعمیر کا کام مکمل کرنے کے بعد ہی شروع کر دیا گیا تھا۔ یعنی مقررہ تاریخ سے دو دن اور تمام متاثرہ علاقہ میں سے جس سڑک کا سب سے زیادہ نقصان ہوا۔ وہ لاہور لائل پور روڈ تھی جسے ۱۳ اکتوبر کو ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا۔ اس سڑک پر ابھی تک آمد و رفت کی دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں دو میل کے حصے پر اصل پختہ سڑک کا نام و نشان تک نہیں ملتا اور اسی لئے بھائی پھیرو اور ریلوے کے راستہ میں سے ایک یا دو دن کے لئے بھاری ٹریفک کی آمد و رفت کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

شرق پور کے نزدیک تیز رو ڈیگ نالہ پر جبکہ سیلاب کا پانی ابھی پورے چڑھاؤ پر تھا۔ محکمہ تعمیرات عامہ کی طرف سے ایسے میں وہاں ایک کشتی کا پل تعمیر کر دینا ایک حیرت انگیز کام تھا اس سڑک پر نہ صرف پختہ پل بیٹھ گیا تھا۔ بلکہ اس کا ایک ستون بھی ڈھ گیا تھا۔ اور اس کے ایک طرف کی سڑک سیلاب کی نذر ہو چکی تھی۔ ریلوے کی ہیڈ ورکس پر بڑی کشتیاں لے جائی گئیں۔ اور پھر وہاں سے انہیں دریا کے بہاؤ کے خلاف اوپر کی طرف نیڈر میل تک کھینچ کر مطلوبہ جگہ پر لایا گیا تھا۔ بیس فٹ سے زیادہ گہرائی اور ایسے تیز رو پانی میں مخالف سمت پر ہر ایک کشتی کے کھینچنے پر چالیس آدمی لگے ہوئے تھے۔ اور اس جانفشانی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مذکورہ پل کو جلد از جلد تعمیر کرنے میں ریکارڈ قائم کر دیا گیا۔ انتہائی مشکلات میں پنجاب بھر کی سڑکوں کو آمد و رفت کے لئے کھلا رکھنے کے سلسلے میں متعدد سرتوڑ سرگرمیوں میں سے اسی پل کی تعمیر کا کام مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ جس پر محکمہ تعمیرات عامہ بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔

کیا آپ نے قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوادی ہے اگر نہیں بھجوائی۔ تو مہربانی فرما کر اکتوبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوائیں اور وی۔پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے

دواخانہ خدمت خلق

سفوف ذیابیطس ذیابیطس نہایت ہی موذی مرض ہے۔ ہڈیوں تک کو کھوکھلا کر دیتی ہے اور آدمی زندہ درگور ہو جاتا ہے یہ سفوف اس مرض کو شفا بخشنے یا اسے حد کے اندر رکھنے میں نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک -/۱۲/ ۲

شباکن بخار کو کونین کے بغیر توڑنے والی دوا اور کونین کے نقصانات سے بالکل پاک۔ قیمت یکصد گولی -/۸/۱

شفائی پرانے بخار جو ہڈیوں میں داخل ہو گئے ہوں۔ اور جگر اور تلی پر اثر ہو گیا ہو شباکن کے ساتھ اس دوائی کا استعمال ہو۔ تو خدا کے فضل سے بخار دور ہو جاتا ہے۔ قیمت پچاس گولیاں -/۲ روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

پیغام احمدیت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بی اے ایل ایل بی سینئر سب جج بہادر لائلپور

دعویٰ نمبر ۶۵ بابت سال ۱۹۵۰ء

سنٹرل بنک آف انڈیا لیمیٹڈ لاہور بذریعہ ایس۔ کے شکاری۔ مدعی

بنام

میسرز چند و نشن داس وغیرہ مدعا علیہم دعویٰ بابت دلاپانے مبلغ ۱۳/۱۳/ ۹۳ ۹۱ برائے حساب پر ونوٹ دیئے

بنام

میسرز ہری چند و نشن داس وغیرہ مدعا علیہم

(۱) میسرز ہری چند و نشن داس بذریعہ مسٹر کنہیا لعل

(۲) مسٹر کنہیا لعل ولد لالہ ہری چند ٹوٹا جبہ

(۳) مسٹر شو دیال ولد لالہ سنت لعل ٹوٹا جبہ

(۴) مسٹر گیلا رام ولد لالہ ہیم راج ٹوٹا جبہ

(۵) مسٹر گھنشام داس ولد لالہ موتی رام ٹوٹا جبہ

(۶) مسٹر لکھمی داس ولد چوہدری بدھو رام ٹوٹا جبہ

(۷) راجندر ناتھ ولد چوہدری بدھو رام ٹوٹا جبہ

مالکان و حصہ داران سکنائے نئی مارکیٹ گوجرہ ضلع لائل پور۔ مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مدعا علیہم مذکور تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ کیونکہ وہ ہندوستان چلے گئے ہیں۔ اس لئے اشتہار بنام مدعا علیہم عنوان مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو مقام لائل پور بوقت ۱۰ بجے صبح حاضر عدالت نہیں ہوگا۔ اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۷ ماہ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

آرام دہ سفر لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۳۰-۵ بجے شام چلتی ہے

چوہدری سردار خان مینجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

اولاد نرینہ اس کے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت بیس روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنسدانوں کو پاکستان آنیکی دعوت

قاہرہ ۱۷ اکتوبر۔ پنجاب یونیورسٹی کے انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری لاہور کے ڈائریکٹر ڈاکٹر بشیر احمد نے یہاں ایک لیکچر کے دوران میں کہا کہ ان کا مصر کا دورہ بہت ہی کارآمد ثابت ہوا تھا۔ انہوں نے یہ امید بھی ظاہر کی کہ مصری سائنس دان نہ صرف پاکستان آئیں گے بلکہ وہاں کام بھی کریں گے۔

ڈاکٹر احمد نے کہا کہ تقسیم کے بعد پاکستان میں وہ تحقیقاتی اور سائنسی ادارے باقی نہیں رہے جو غیر منقسم ہندوستان میں تھے۔ لیکن تین سال کی مختصر مدت میں پاکستان نے متعدد تحقیقاتی مرکز قائم کر لئے تھے اور اپنی یونیورسٹیوں میں توسیع کی تھی۔

ڈاکٹر بشیر احمد انسکو (Unesco) کے زیر اہتمام مصر آئے تھے اور مصر میں سائنسی ترقیوں کا مطالعہ کر رہے تھے (اسٹار)

مراقش کی اقتصادی خوشحالی

پیرس ۱۱ اکتوبر۔ ابھی شائع شدہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مراقشی اقتصادیات کی حالت اس وقت سے زیادہ بہتر کبھی نہیں رہی ہے۔ اگر جنگ سے پہلے مراقش میں کان کی پیداوار کی اوسط ۱۰۰ متعین کر لی جائے تو اس سال کا اوسط ۲۲۵ ہے

اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سال وہاں ۰۰۰،۰۰۰،۴ ٹن فاس فیٹ تیار کی جائے گی۔ دوسری پیداوار کے متعلق پہلے نو مہینوں کی بنا پر لگائے ہوئے اندازے یہ ہیں۔ لیڈ ۷۰۰۰۰ ٹن مینگنیز ۲۵۰۰۰۰ ٹن تانبہ ۱۲۰۰۰ ٹن پیٹرولیم ۴۰۰۰۰ ٹن لوہا ۳۲۰۰۰۰ ٹن کوئلہ ۳۵۰۰۰۰ ٹن اور کوبالٹ ۳۰۰۰ ٹن (اسٹار)

ہماری دلی تمنا ہے کہ ہم سب اسلام اور احمدیت کی راہ میں کام آئیں

شہیدِ احمدیت راولپنڈی کے محلہ سے ایک دوست کا خط

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ ایک بزدل انسان نے ہمارے بزرگ چوہدری بدر دین صاحب گورنمنٹ پنشنر کو جب کہ وہ کام سے گھر واپس آ رہے تھے۔ پیچھے چھپ کر پستول سے فائر کیا۔ ہمارے مخالفین کی جرأت کا یہ حال ہے ایک ضعیف العمر ہستی پر چھپ کر حملہ کرتے ہیں۔ خیر اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت دے آمین عجیب بات ہے جس دن چوہدری بدرالدین شہید ہوئے اسی دن قاتل کی ماں کا بھی بوجہ حرکت قلب بند ہونے کے انتقال ہو گیا۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے اسے اپنی ماں کا آخری بار منہ دیکھنے کی بھی توفیق نہ دی کیونکہ وہ زیر حراست تھا۔ اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود اور جماعت کے احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ حلقہ گوالمنڈی میں جہاں یہ واقعہ ہوا ہے۔ کوئی احمدی بھی خوفزدہ نہیں ہوا۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ خود ہمارا خدا ہماری مدد کرے گا۔ کیونکہ آج تک وہ ہماری مدد کرتا رہا ہے۔ ہم خوش ہیں اور ہماری تمنا ہے کہ ہم حلقہ گوالمنڈی کے تمام احمدی اور ہمارے بیوی بچے اگر محض احمدیت اور اسلام کی وجہ سے شہید کر دیئے جائیں۔ تو اس سے بڑھ کر اور ہمیں دنیا میں کچھ نہیں چاہیئے کاش ایسا موقعہ ہمیں ملے اور خدا تعالےٰ کے حضور ہماری یہی خواہش ہو کہ اللہ تعالےٰ ہمیں پیدا کرے اور پھر ہم اسکے نام پر شہید ہوں پھر پیدا کرے اور ہم اسکے اور اس کے پیارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کے ادنیٰ غلام ہونے کی وجہ سے شہید ہوں۔ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ ہم خدا کے فضل سے بالکل خوش ہیں کہ ہمارا پیارا بھائی اسلئے شہید کیا گیا کہ وہ احمدی تھا۔ ہمیں کوئی افسوس نہیں اور نہ ہم خوفزدہ ہیں۔ ہماری جماعت کو اب تبلیغ اور دعاؤں میں زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ اب خدا تعالےٰ ہماری کامیابی اور مسرت کے دن قریب لا رہا ہے اور ہمیں آگاہ کر رہا ہے کہ اب تمہاری تکلیفوں کے دن گذرنے والے ہیں۔ بشرطیکہ تم اپنی اصلاح کر لو۔

اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو صبر اور ہمت عطا فرمائے۔ اور ہمارا مددگار ہو۔ اور ہمارے پیارے آقا حضرت المصلح موعود کو لمبی زندگی عطا فرمائے۔

(خاکسار مرزا عبدالمنان راحت احمدی گوالمنڈی راولپنڈی مکان نمبر ۵۰۸ محلہ اندپورہ)

کشمیر کے متعلق پنڈت نہرو کا نیا اعلان

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کے داخلہ کی راہ میں جو روکاٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ وہی مشرق بعید کی موجودہ بدامنی کی بڑی حد تک ذمہ دار ہیں

پنڈت نہرو نے ابتداء میں یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ انہوں نے کانگریس کی مجلس عاملہ میں کیوں شرکت اختیار کی ازیادہ زور دینے پر پنڈت نہرو نے کہا کہ کانگریس کے ناسک سیشن میں چند اصولوں کی توثیق کی گئی تھی۔ اگر میں محسوس کروں کہ ان اصولوں کو جامۂ عمل پہنانے میں مجلس عاملہ میں میری موجودگی فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ تو میں مجلس عاملہ میں شریک ہو جاؤں گا اور اگر مجلس عاملہ کے باہر ہی رہ کر ان مقاصد کا پورا کرنا ممکن ہوا تو مجلس عاملہ میں شرکت نہیں کرونگا

پنڈت نہرو نے کہا کہ بحیثیت مجموعی مشرقی بنگال اور مغربی بنگال کے حالات روبہ اصلاح ہیں

کشمیر کے متعلق پنڈت نہرو نے کہا:۔

"میں حکومت ہند کی طرف سے یہ اعلان کرنے کو تیار ہوں کہ ہندوستان کشمیر کے بارے میں جنگ کی قسم کا کوئی قدم نہیں اٹھائے گا۔ بشرطیکہ ہندوستان پر حملہ نہ ہو اور مزید کوئی جارحانہ کارروائی نہ ہو۔

پنڈت نہرو نے کہا "تنازعہ کشمیر حفاظتی کونسل میں پیش ہے۔ لیکن ہندوستان نے پاکستان کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ متروکہ جائیداد اور نہری پانی جیسے دوسرے تمام تنازعات کو سلجھانے کے لئے ایک مشترکہ ٹریبونل قائم کر دیا جائے جو ہندوستان اور پاکستان کے دو دو ججوں پر مشتمل ہو۔

پنڈت نہرو نے بتایا کہ وہ اس سلسلہ میں وزیر اعظم پاکستان کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں۔

مسٹر منڈل کا استعفیٰ

جب پنڈت نہرو سے مسٹر منڈل کے استعفےٰ کے بارے میں استفسار کیا گیا۔ آپ نے کہا کہ مسٹر منڈل نے نہایت مبہم طور پر مشورہ دیا ہے۔ کہ یا تو مشرقی

۴۴

مشرقی بنگال اور مغربی بنگال کو متحد کر دیا جائے۔ یا متبادل طور پر مشرقی بنگال سے تمام ہندوؤں کو مغربی بنگال لے آیا جائے۔ آپ نے کہا کہ دونوں طریقے نہ صرف ناممکن العمل ہیں۔ بلکہ نہایت ناپسندیدہ بھی ہیں۔

آپ نے مزید کہا۔ کہ ہندوستان اسی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ جو اقلیتی معاہدہ کے تحت تشکیل دی گئی۔ اقلیتوں کی دوبارہ اپنے وطن کی واپسی کے بارہ میں ہم نے جو پالیسی شروع کی تھی۔ وہ اب موثر ہو رہی ہے مشرقی بنگال کو ہندو بڑی تعداد میں واپس جا رہے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ مشرقی بنگال کے حالات نہایت اطمینان بخش ہیں اور اس میں مزید اصلاح کی گنجائش نہیں ہے

---

۴ اب بھی اس کے فیضان کے دروازے کھلے ہیں۔ جیسے کہ پہلے تھے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۵۲ و صفحہ ۵۳)

بقیہ صفحہ ۳ (یقین اور ایمان)

کیونکہ بہت شور ڈالنے کے بعد پھر آخر ہیچ اور نتیجہ ندارد ہے۔ غرض جب تک خود خدا تعالیٰ اپنے موجود ہونے کو اپنے کلام سے ظاہر نہ کرے جیسا کہ اس نے اپنے کلام سے ظاہر کیا۔ تب تک صرف کلام کا ملاحظہ تسلی بخش نہیں ہے مثلاً اگر ہم ایک ایسی بند کوٹھڑی کو دیکھیں جس میں یہ بات عجیب ہو۔ کہ اندر سے کنڈیاں لگائی گئی ہیں تو اس فعل سے ہم ضرور اول یہ خیال کریں گے کہ کوئی انسان اندر ہے جس نے اندر سے زنجیر کو لگایا ہے کیونکہ باہر سے اندر کی زنجیروں کو لگانا غیر ممکن ہے۔ لیکن جب ایک مدت تک بلکہ برسوں تک باوجود بار بار آواز دینے کے اس انسان کی طرف سے کوئی آواز نہ آوے تو آخر یہ رائے ہماری کوئی اندر ہے بدل جائے گی اور یہ خیال کریں گے کہ اندر کوئی نہیں۔ بلکہ کسی حکمت عملی سے اندر کی کنڈیاں لگائی گئی ہیں۔ یہی حال ان فلاسفروں کا ہے جنہوں نے صرف فعل کے مشاہدہ پر اپنی معرفت کو ختم کر دیا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے جو خدا کو ایک مردہ کی طرح سمجھا جائے جس کو قبر سے نکالنا صرف انسان کا کام ہے اگر خدا ایسا ہے جو صرف انسانی کوشش نے اس کا پتہ لگایا ہے۔ تو ایسے خدا کی نسبت ہماری سب امیدیں عبث ہیں۔ بلکہ خدا تو وہی ہے۔ جو ہمیشہ سے اور قدیم سے آپ انا الموجود کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف بلاتا رہا ہے۔ یہ بڑی گستاخی ہوگی۔ کہ ہم ایسا خیال کریں کہ اس کی معرفت میں انسان کا احسان اس پر ہے اور اگر فلاسفر نہ ہوتے۔ تو گویا وہ گم کا گم ہی رہتا اور یہ کہنا کہ خدا کیونکر بول سکتا ہے۔ کیا اس کی زبان ہے یہ بھی ایک بڑی بے باکی ہے۔ کیا اس نے جسمانی ہاتھوں کے بغیر تمام آسمانی اجرام اور زمین کو نہیں بنایا۔ کیا وہ جسمانی آنکھوں کے بغیر تمام دنیا کو نہیں دیکھتا کہ وہ جسمانی کانوں کے بغیر ہماری آوازیں نہیں سنتا۔ پس کیا ضروری نہ تھا کہ اسی طرح وہ کلام بھی کرے۔ یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے کہ خدا کا کلام کرنا آگے نہیں۔ بلکہ پیچھے رہ گیا ہے ہم اس کے کلام اور مخاطبات پر کسی زمانہ تک مہر لگاتے ہیں۔ بیشک وہ اب بھی ڈھونڈھنے والوں کو الہامی چشمہ سے مالا مال کرنے کو تیار ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا اور

۴